بچی کا نام "اسماء" رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا ہم اپنی نومولود بیٹی کا نام "اسماء" رکھ سکتے ہیں؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! آپ اپنی بیٹی کا نام "اسماء" رکھ سکتے ہیں، بلکہ یہ بہتر ناموں میں سے ہے کہ یہ صحابیات رضی اللہ تعالی عنہن کا نام ہے اور حدیث پاک میں اچھوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

"اسماء" نامی صحابیات رضی اللہ تعالی عنہن کے متعلق الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں ہے

"أسماء بنت يزيد۔۔۔ كان يقال لها خطيبة النساء. روت عن رسول اللہ صلّى اللہ عليه وسلّم عدة أحاديث۔۔۔ أسماء بنت سعيد۔۔۔ لها ولأبيها صحبة۔۔۔ أسماء بنت قرط۔۔۔ ذكرها ابن سعد في المبايعات"

ترجمہ: (1) اسماء بنت یزید، انہیں عورتوں کی خطیب کہا جاتا تھا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کیں۔ (2) اسماء بنت سعید، یہ بھی صحابیہ ہیں اور ان کے والد بھی صحابی ہیں۔ (3) اسماء بنت قرط، ابن سعد نے انہیں بیعت کرنے والی صحابیات میں شمار کیا ہے۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج 8، ص 11، 21، 16، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حدیث پاک میں ہے

"تسموا بخيارکم"

ترجمہ: اپنے اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (مسند الفردوس للدیلمی، جلد 02، صفحہ 58، مطبوعہ: بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں، جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں، ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگانِ دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-3793

تاریخ اجراء: 05ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/03مئی2025ء